اظہارِ محبت کیسے؟؟



AL-HUDA PUBLICATIONS

الھدیٰ پبلیکیشنز اسلام آباد

ہے کہ ہم اس ذات واحد کو پہچان سکیں، جس کو ہم دیکھ نہیں سکتے مگر اس کی محبت کی نشانیاں ہمارے اردگرد بکھری ہوئی ہیں؟ یا ہماری محبت اتنی سطحی ہے کہ اس کی ابتداء اور انتہا فقط انسانوں تک محدود ہے جو عین اس وقت بے وفا ثابت ہوتے ہیں جب ہمیں ان کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور اس طرح ہماری دل آزاری کرتے ہیں، جن کی محبتیں دل شکنی اور غم کا سبب ہوتی ہیں اور جب ہم اس دنیا سے جاتے ہیں تو سب سے پہلے ساتھ چھوڑتے ہیں؟

اپنے آپ سے پوچھیئے! کیا میں رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہوں جنھوں نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی مومن نہیں جب تک وہ مجھ سے، اپنے باپ، اپنی اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبت نہ کرے۔'' (صحیح بخاری)

کیا آپ نے کبھی سوچا کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور محبت حاصل کرنے کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ میں لوگوں سے محبت کیوں کرتا ہوں؟ کیا کسی کی دولت یا خوبصورتی، اس محبت کا سبب ہے یا کسی کی نیکی اور اچھا کام میرے دل میں اسکی محبت اجاگر کرنے کا سبب ہیں؟

اپنے آپ سے پوچھیئے...؟ کیا یوم ویلنٹائن خواہشات نفس کی پیروی کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ کیا ہم حیوانوں کی طرح بے سوچے سمجھے فقط اپنے وقتی جذبات اور رواج کی پیروی نہیں کر رہے ہیں؟ اسلام میں لڑکے اور لڑکی کی دوستی بالکل منع ہے۔

قرآن مجید میں ایک عورت کے اوصاف یوں بیان کئے گئے ہیں۔ ''پاکیزہ، نہ شہوت پرست، نہ خفیہ دوست بنانے والیاں...'' (النساء:25)

اسلام میں شادی ایک ایسا خوبصورت بندھن ہے جس میں محبت ایک موسمی یا وقتی جذبہ نہیں، نہ ہی یہ ظاہری خوبصورتی پر منحصر ہے بلکہ ایسا پرسکون رشتہ ہے جس کی بنیاد آپس کا پیار، رحم اور احساس ذمہ داری ہے۔

حقیقی محبت

ایک مسلمان کو حقیقی محبت اپنے ربّ سے ہوتی ہے۔ وہ ذات پاک جو ازل سے ابد تک قائم ہے۔ مسلمانوں کے پاس محبت کے اظہار کے لئے ایک دن پہلے سے موجود ہے اور وہ ہے عیدالاضحیٰ، جب مسلمان صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور سنتِ ابراہیمیؑ کی پیروی میں جانور کی قربانی کرتے ہیں۔

کیا ہماری زندگی میں خالص اور مضبوط محبت ہے؟

ہم سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے ہیں، اپنی ذات اور خواہشات سے یا اپنے ربّ سے؟ اگر ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں تو ایک مشرکانہ تہوار کیسے منا سکتے ہیں، جبکہ ہمارا ربّ شرک کو سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہے؟

ایک مسلمان کی محبت بامعنی اور اظہار محبت بامقصد ہے۔ عیدالاضحیٰ پر ہزاروں روپے پھولوں پر خرچ کرنے کے بجائے غریبوں میں گوشت تقسیم کیا جاتا ہے اور جانوروں کی کھالیں تک ضائع نہیں کی جاتیں۔

آیئے... ہم حقیقی محبت پائیں

حقیقی محبت قربانی چاہتی ہے اور میں نے اپنا سب کچھ دے دیا
یہی ہے سچی محبت کی خالص ترین صورت
اب میں اپنا چہرہ تیری طرف کرتا ہوں
میری دنیا اور تمام آسمانوں کے مالک
میں تیرا اور صرف تیرا ہوں
میری نماز اور میری قربانی صرف تیرے لئے
میرا جینا اور میرا مرنا صرف تیرے لئے
ایک وعدہ میرا ہے
کہ اپنی جان دوں گا تیرے لئے
ایک عہد میرا ہے
کہ میری عبادت صرف اور صرف تیرے لئے

- - - - - - - - -

الھدیٰ انٹر نیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن

ہیڈ آفس: 58-ناظم الدین روڈ، F-8/4، اسلام آباد، پاکستان۔

فون: 92-51-2261759

www.alhudapk.com www.farhathashmi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت ایک طاقتور انسانی جذبہ ہے، ایک ایسی قوت جو کسی زندگی کو آباد کر سکتی ہے اور برباد بھی کر سکتی ہے اور دل بھی توڑ سکتی ہے۔ آج جب دنیا اس جذبے کی اہمیت پر یوم ویلنٹائن منا رہی ہے۔ ہر طرف انواع واقسام کے دل، چاکلیٹ اور ساٹن کے بنے ہوئے دل نظر آرہے ہیں۔ دلوں کا دن، سرخ گلابوں کا دن، شاعری کا، خوشیوں کا اور سب سے بڑھ کر محبت کا دن...!!

اسکی ابتداء کے متعلق کئی روایات ہیں لیکن سب سے زیادہ قابل بھروسہ Encyclopedia Britannica کی وہ روایت ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس دن کا تعلق Saint Valentine سے نہیں بلکہ قدیم رومیوں کے ایک دیوتا Lupercallia کے مشرکانہ تہوار سے ہے۔ یہ تہوار 15 فروری کو Juno Februata کے آغاز میں منعقد ہوتا تھا۔ لڑکیوں کے نام ایک برتن میں ڈال دیئے جاتے اور مرد دیکھے بغیر جس لڑکی کا نام نکالتے وہی تہوار کے ختم ہونے تک ان کی ساتھی بن جاتی۔

جب روم میں عیسائیت کو فروغ ملا تو اس فحش لیکن مقبول عام تہوار کو عیسائیت کا جامہ پہنانے کی اس طرح کوشش کی کہ لڑکیوں کے ناموں کی بجائے اولیاء saints کے نام ڈال دیئے گئے۔ اب جس saint کا نام نکلتا مرد حضرات کو اسکی تقلید سارا سال کرنی پڑتی۔ لیکن یہ کوشش ناکام رہی اور دوبارہ لڑکیوں کے ناموں کا قرعہ ڈالا جانے لگا۔

کئی لوگ اس تہوار کو Cupid سے متعلق سمجھتے ہیں جو رومیوں کا محبت کا دیوتا تھا، جس کا یوم ویلنٹائن میں اہم کردار ہے۔ یہ لوگوں کے دلوں میں تیر مار کر ان کو عشق میں مبتلا کرتا تھا۔ کہا جاتا اس کی ماں محبت کی دیوی Venus ہے، جس کا پسندیدہ پھول گلاب ہے۔

ایک اور روایت کے مطابق اس کا تعلق Saint Valentine سے ہے، جس کو شاہ Claudius نے 14 فروری کو اس جرم میں قتل کروادیا کہ وہ اس کے ایسے فوجیوں کی خفیہ طور پر شادیاں کرواتا جن کو شادیوں کی اجازت نہ تھی۔ دورانِ قید، بشپ کو قید خانے کے داروغہ کی بیٹی سے عشق ہوگیا اور انھوں نے اس کو خط لکھا جس کے آخر میں دستخط کئے ''تمہارا Valentine'' یہ طریقہ بعد میں لوگوں میں رواج پا گیا۔ 496ء میں پاپائے روم Gelusius نے سرکاری طور پر 15 فروری کے مشرکانہ تہوار کو یوم Saint Valentine میں تبدیل کر دیا۔

آج کا یوم ویلنٹائن

اس دن کو منانے کی ابتداء کسی بھی طرح ہوئی ہو، آج یہ تہوار اپنی مشرکانہ اور فضول روایات کی طرف لوٹتا نظر آتا ہے۔ Cupid دیوتا اور لڑکے لڑکیوں کا آزادانہ میل جول اس دن کے لازمی اجزاء ہیں۔ فرانس میں ویلنٹائن کی قرعہ اندازی نے سخت مشکلات پیدا کیں اور 1776 میں اسے مکمل طور پر ممنوع قرار دے دیا گیا۔

بعد ازاں اٹلی، ہنگری، آسٹریا اور جرمنی نے بھی اس سے پیچھا چھڑا لیا۔

انگلینڈ اس وقت تک اس سے محفوظ رہا جب تک Puritans کی حکمرانی رہی لیکن چارلس II نے اسے دوبارہ رواج دیا اور یہ امریکہ میں داخل ہوا اور Eahowland نے پہلی مرتبہ اسے تجارتی شکل دی اور Valentine کارڈ بیچ کر پانچ ہزار ڈالر کمائے۔ 1990 میں امریکہ میں ایک ارب ویلنٹائن کارڈ بذریعہ ڈاک بھیجے گئے اور محکمۂ ڈاک کو 30 ملین ڈالر کا منافع ہوا۔ پھولوں کا استعمال بھی فروغ پانے لگا۔

اب ہر جگہ اس موقع کو تجارتی مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ نوجوان دلوں میں جذبات کی آگ بھڑکا کر کسی خاص محبوب کی ضرورت کا احساس دلایا جاتا ہے۔

اخبار میں یہ خبر چھپی کہ ایک خاتون نے اپنے شوہر سے طلاق صرف اس وجہ سے مانگی کہ اس نے ویلنٹائن پر بیوی کو کوئی تحفہ نہیں دیا۔ یوم ویلنٹائن نے اس خاتون کو محبت کے بجائے، محبت سے محرومی کے احساس میں مبتلا کردیا۔

یہ کیسی محبت ہے جس کی بقاء تحفوں پر منحصر ہے؟ یہ کیسی محبت ہے جو سارے سال میں صرف ایک دن تک محدود ہے؟ یہ کیسی محبت ہے جو نفرت، جلن اور احساس کمتری پیدا کرتی ہے؟ یوم ویلنٹائن اسکول کے ان بچوں کے لئے بھی بہت تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے جو زیادہ مقبول نہیں ہوتے اور اس وجہ سے انہیں اتنے ویلنٹائن کارڈز نہیں ملتے جتنے ان کے ساتھیوں کو ملتے ہیں۔

یوم ویلنٹائن پر سرخ کپڑے پہننا، ویلنٹائن کارڈز، دل اور چاکلیٹس کے تحائف بھیجنا پاکستان میں عام ہوتا جارہا ہے، بظاہر معصوم اور بے ضرر نظر آنے والی ان چیزوں کے ذریعے جنسی آزادی اور لڑکے لڑکیوں کے آزادانہ تعلق کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی جذبات کے آزادانہ اور کھلے اظہار کو بھی عام کیا جارہا ہے۔ جس میں اخبارات میں محبت بھرے پیغامات چھپوانا۔ رومانی ملاقاتیں کرنا، رقص وموسیقی کی محفلوں میں شرکت شامل ہے۔ حتی کے تعلیمی ادارے بھی اپنے طالب علموں کے لئے اس قسم کی پارٹیز منعقد کرانے میں پیچھے نہیں رہتے۔ نتیجتاً بچوں میں بھی شہوانی احساسات اور ان کے کھلم کھلا اظہار کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ نوجوان اپنی پسندیدہ فلموں کے Love scene کی نقل کرتے دن دہاڑے نظر آتے ہیں۔ عشق و محبت کے اس سارے خبط میں اسلام پس پشت ڈال دیا جاتا ہے اور اسلامی تعلیمات کا سرعام مذاق اڑایا جارہا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم ویلنٹائن کیوں منا رہے ہیں...؟

کیا یہ ہمارا قومی تہوار یا دینی تہوار ہے...؟

تہوار تو قوموں کی پہچان ہوتے ہیں۔ دین یا ثقافت کی علامت ہوتے ہیں۔

اپنے آپ سے پوچھیئے...؟

اس روز جبکہ دنیا محبت کا دن مناتی ہے اور ہم اپنے اردگرد طرح طرح کے دل دیکھتے ہیں اپنے آپ سے پوچھیئے ''کیا میں نے کبھی اس ہستی سے محبت کرنے کے بارے میں سوچا ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے؟ جس نے مجھے وہ دل دیا جو محبت کو محسوس کرسکتا ہے، کیا اس دل میں کبھی اس کی محبت کا احساس پیدا ہوا؟ میں کتنی بار اسکی محبت میں رویا؟ کیا میں نے اس ذات پاک سے محبت کے اظہار میں کچھ وقت، کوشش یا مال صرف کیا ہے جس نے مجھے یہ تمام چیزیں عطا کی ہیں؟ کیا مجھ میں اتنا اعتماد ہے کہ میں اس سے اپنی محبت کا اعلان کرسکوں؟ کیا تنہائی میں یا بھیڑ میں کبھی ایک لمحے کے لئے بھی مجھے اس کی یاد آتی ہے؟ کیا ایسا تو نہیں کہ وہ خوبصورت جذبہ جو ہمیشہ قائم رہنا چاہیے میں اس کو نفس کی وقتی تسکین میں ضائع کررہا ہوں اور ہماری اس ناشکری کے باوجود وہ مہربان ہستی ہم سے محبت ہی کرتی ہے۔

ہماری محبت ہمارے ایمان کی کسوٹی ہے۔ کیا ہماری محبت میں اتنی گہرائی